

عورت کا پردہ اور برقعہ کیسا ہونا چاہیے؟

مولانا امین الرحمن

سلطان آباد، نیو حاجی کیمپ، کراچی

پردہ عورت کے لیے انعام خداوندی

اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے، جو کہ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے، اسی پردے میں عورت کی عزت ہے، یہی عورت کی حیا کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ جو عورت پردہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتیں عطا کرتا ہے، جن میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورت سے راضی ہو جاتا ہے، ظاہر ہے کہ ایک مسلمان عورت کے لیے اس سے بڑھ کر نعمت اور خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ اس سے راضی ہو جائے۔

عورت سراپا پردہ ہے

سنن الترمذی میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا حَرَ جِثَّ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.“

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۱۷۳)

ترجمہ: ”حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: عورت سراپا پردہ ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔“

یعنی شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات پر ابھارے کہ وہ اس عورت کو دیکھ کر بد نظری اور دیگر گناہوں میں مبتلا ہوں۔

عورت کے لیے افضل جگہ

اللہ تعالیٰ کو عورت کا پردے میں رہنا اتنا پسند ہے کہ عورت جتنا پردے میں رہتی ہے اور جتنا زیادہ اپنے آپ کو نامحرم مردوں سے چھپاتی ہے تو اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے، اور عورت

اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی کو نے اور پوشیدہ جگہ میں ہو۔ صحیح ابن حبان میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا.“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۵۵۹۹)

اس حدیث شریف میں صراحت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ عورت تو پردے کی چیز ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی پوشیدہ حصے میں ہو، اس سے عورت کے لیے پردہ کرنے، پردے میں رہنے اور بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنے کی بڑی فضیلت واہمیت معلوم ہوتی ہے۔

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: عورت کے لیے صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کمرے میں نماز پڑھے، اور کمرے میں بھی زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کسی کو نے (اور پوشیدہ جگہ) میں نماز ادا کرے۔ سنن ابی داؤد میں ہے:

”عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا.“

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۵۷۰)

سبحان اللہ! نماز جیسی اہم عبادت میں بھی پردے کا خوب اہتمام کرنے کی فضیلت اس حدیث مبارک سے واضح ہو جاتی ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں بھی واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مقامات میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ بھی یہی ہے کہ عورت نام ہی حیا اور پردے کا ہے، اس لیے عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے، جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، جیسا کہ محدث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَجَمَاعٌ مَا يُفَارِقُ الْمَرْأَةَ فِيهِ الرَّجُلُ مِنْ أَحْكَامِ الصَّلَاةِ رَاجِعٌ إِلَى السُّنَنِ، وَهُوَ

جو آدمی سلام سے پہلے بات کرے، اس کا جواب مت دو، جب تک سلام نہ کرے۔ (حضرت محمد ﷺ)

أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِكُلِّ مَا كَانَ أَسْتَرًا لَهَا. (اسنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحبُّ للمراة من ترک التھانی فی الركوع والسجود)
ترجمہ: ”مرد اور عورت کی نماز میں باہمی فرق کے تمام تر مسائل کی بنیاد ستر اور پردہ ہے، چنانچہ عورت کو نماز میں اسی طریقے کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔“

دنیا میں نازیبا لباس پہننے پر شدید وعیدیں

۱:- حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے اب تک نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے، جن کے ذریعے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود نکلی ہوں گی، (نامحرم مردوں کو) اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی (اُن کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر سختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوهانوں کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی، حالاں کہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرُهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سَيِّئَاتٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يُضْرَبُونَ بِهَا النَّاسُ، وَنِسَاءٌ كَأَسْيَاطِ عَارِيَاتٍ مُّيْبِلَاتٍ مَاثِلَاتٍ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُيْحَتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا.“

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۵۷۰۴)

۲:- حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بعض عورتیں دنیا میں تو لباس پہنتی ہوں گی، لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔ صحیح بخاری میں ہے:

”عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فَتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ! أَتَقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجْرِ، فَرُبَّتْ كَأَسْيَاطِ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةً فِي الْآخِرَةِ.“ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۱۵)

لباس پہننے کے باوجود نکلی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو لباس اس قدر چھوٹا ہوگا کہ اس میں ستر نہ چھپ سکے گا، یا اس قدر چست ہوگا کہ جس سے جسم کی ہیئت ظاہر ہوگی، یا اس قدر باریک ہوگا کہ جس سے جسم نمایاں ہوتا ہوگا، اس لیے اس حدیث میں موجود یہ شدید وعید اُن تمام عورتوں کے لیے جو

دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا، صدقہ و خیرات کی طرح اجر و ثواب کا موجب ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

ایسا نامناسب لباس پہنتی ہیں۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے پر لعنت کی وعید

حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس آدمی پر جو عورت جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.“ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۱۰۰)

بد نظری کا ذریعہ بننے پر لعنت کی وعید

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے بد نظری کرنے والے پر اور اس (عورت) پر جو اپنے آپ کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔ شعب الایمان میں ہے:

”عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: وَبَلَعَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ.“ (شعب الایمان، رقم الحدیث: ۷۳۹۹)

خوشبو لگا کر نامحرم مردوں کے پاس سے گزرنے پر وعید

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہر (بد نظری کرنے والی) آنکھ زنا کار ہے، اور جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تو ایسی عورت زنا کار ہے۔ سنن الترمذی میں ہے:

”عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعَطَّرَتْ فَمَمَّرَتْ بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَّاءٌ وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ.“ (ترمذی، رقم الحدیث: ۲۷۸۶)

ان تمام احادیث مبارکہ اور تفصیلات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے کہ اللہ کے نزدیک عورت کے لیے پردہ کرنا کس قدر پسندیدہ اور اہم ہے، اس لیے اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ جب عورت کسی ضرورت کے لیے گھر سے نکلے تو اس کو چاہیے کہ ایک تو مکمل پردے کے ساتھ باہر نکلے، دوسرا یہ کہ باہر نکلتے وقت ایسا برقعہ نہ پہنے جس سے اس کا پردہ نہ ہوتا ہو، حیا کی حفاظت نہ ہوتی ہو، اور جو مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرے، کیوں کہ جس طرح بے پردہ ہو کر نکلتا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، اسی طرح فیشنی اور چست برقعہ پہن کر باہر نکلتا بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ افسوس! کہ آج کل بہت سی خواتین زیب و زینت والے فیشنی اور چست برقعہ پہنتی ہیں، جن سے پردے کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے، جو کہ ایک مسلمان عورت کی شان نہیں ہو سکتی۔

برقعہ کی شرائط و اوصاف

کون سا برقعہ پہننا جائز ہے اور کون سا ناجائز؟! ما قبل میں مذکور تفصیل کی روشنی میں اس حوالے سے مندرجہ ذیل شرائط معلوم ہوتی ہیں:

- برقعہ انتہائی سادہ ہو، اس میں نقش و نگار اور زیب و زینت نہ ہو، اور نہ ہی ایسا رنگ ہو جو جاذبِ نظر ہونے کی وجہ سے مردوں کی توجہ کا سبب بنے۔
- برقعہ چست نہ ہو کہ اس سے جسم کی ہیئت اور نشیب و فراز ظاہر ہو، بلکہ ڈھیلا ڈھالا ہو، جس سے جسم نمایاں نہ ہوتا ہو۔
- برقعہ باریک نہ ہو جس سے جسم یا جسم کا لباس ظاہر ہوتا ہو، بلکہ وہ اس قدر موٹا ہو جس سے جسم اور اس کا لباس نظر نہ آئے۔

● برقعہ اس قدر بڑا ہو جس میں جسم اچھی طرح چھپ جائے۔

● برقعہ مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو، اسی طرح کافروں یا دین بیزار عورتوں کے فیشنی برقعہ کے مشابہ بھی نہ ہو، کیوں کہ ان لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

● برقعہ پر مہکنے والی خوشبو بھی نہ لگائی جائے، جو کہ مردوں کے لیے فتنے کا سبب بنے۔

مسلمان عورتوں کے ایمان اور حیا کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ایسا برقعہ پہننے کا اہتمام کریں جس میں مذکورہ بالا شرائط پائی جاتی ہوں، جیسا کہ بعض علاقوں میں ٹوپی والے برقعے رائج ہیں، جن میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے برقعے پہننا جو نقش و نگار والے ہوں، جاذبِ نظر ہوں، چست یا باریک ہوں، جس سے جسم نمایاں ہوتا ہو تو واضح رہے کہ یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی خواتین کو ایسے ناجائز برقعوں سے منع کر کے جائز برقعے پہننے کا پابند بنائیں۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مزین برقعہ پہن کر نکلنا بھی ناجائز ہے

امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: جب زیور کی آواز تک کو قرآن نے اظہارِ زینت میں داخل قرار دے کر ممنوع کیا ہے تو مزین رنگوں کے برقعے پہن کر باہر نکلنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

(معارف القرآن، ج: ۶، ص: ۷۰۶-۷۰۷)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمان عورتوں کو شریعت کے منشا کے مطابق پردہ کرنے کی توفیق

عطا فرمائے، آمین